سوال

(376)خاوند کی لاپروائی کی وجہ سے عورت کو تنسیخ نکاح کا حق

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عبدالرحمٰن بورے والا سے لکھتے ہیں۔ کہ ایک شخص اپنی بیوی سے علیحدگی اختیار کئے ہوئے ہے۔ اور کوئی خرچہ وغیرہ بھی نہیں دیتا۔ اس وجہ سے عورت سخت تکلیف میں بتلا ہے کیا ایسے حالات میں عورت کو فسخ نکاح کی شرعاً اجازت ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے بیویوں کے متعلق خاوندوں کو حکم دیا ہے کے ان بیویوں کے ساتھ معاشرت اور رہن سہن میں اچھا برتاؤ کرے۔ ''(4/النساء :19)

اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں کے ساتھ قول وفعل کے زریعہ اچھا برتاؤ کرنا چاہیے۔ بسا اوقات بُرا برتاؤ تعلقات میں کشیدگی غیروں سے محبت اور نافرمانی وبداخلاقی کا سبب بن جاتا ہے۔ قرآن پاک میں یہ بھی حکم ہے کہ ''اپنی بیویوں کو تکلیف دینے کےلئے مت روکوتاکہ تم حد سے تجاوز کرو۔ ''(2/البقرہ231)

ان آیات سے معلوم ہوا کہ عورتوں کے ساتھ حسن سلوک سے پش آنا چاہیے اور انہیں تکلیف دینے سے اجتناب کرنا چاہیے عورت کو خرچہ وغیرہ نہ دینا اس سے بڑھ کر اور کیا تکلیف ہوسکتی ہے حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ''کہ جو آدمی اپنی بیوی پر اخراجات کی طاقت نہیں رکھتا ان کے درمیان تفریق کرادی جائے۔ ''(دار قطنی)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی فوج کے سربراہوں کو لکھا تھا کہ جو آدمی اپنی عورتوں سے غائب ہیں انہیں چاہیے کہ وہ ان کے اخراجات برداشت کریں یا پھر انہیں طلاق دے کر فارغ کردیں طلاق دینے کی صورت میں بھی پہلی مدت کے اخراجات ادا کرنا ہوں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس فیصلے کی کسی نے بھی مخالفت نہیں کی تھی گویا کہ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کا اس پر اجماع ہے۔ (زاد المعاد فی ہدی خیر العباد)

ان آیات اور احادیث وآثار سے معلوم ہوا کہ تنگ دست یادانستہ خرچ نہ کرنے والے کی بیوی اخراجات کی عدم ادائیگی پر نسخ نکاح کا مطالبہ کرسکتی ہے۔ اور اس میں وہ حق بجانب ہے۔ لیکن اس کا طریقہ کار یہ ہوکہ حاکم وقت کے ہاں استغاثہ دائر کرے وہ حالات کا جائزہ لے کر فسخ نکاح کا فیصلہ کرے گا۔ پھر عورت عدت گزارے اس کے بعد آگے نکاح کرنے کی اجازت ہے۔ صرف فتویٰ کو بنیاد بنا کر نکاح نہیں کیا جاسکتا۔ فتویٰ کسی کا حق ثابت کرنے کےلئے ہوتا ہے۔ لیکن وہ حق کسی سے لے کر دوسرے کے حوالے کرنا عدالت کا کام ہے۔ لہذا عدالت کے حضور درخواست دے کر اس کے متعلق فیصلہ لیا جاسکتا ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:387